اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم لغایت دوازدہم — جلد نوزدہم

بابت رجب شعبان۔ رمضان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

شرح قیمت رسالہ وغیرہ امور

اس رسالہ کی قیمت عموماً عہ ۱۲ سالانہ ہے۔ خاص قیمت (جو رؤسائے اسلام سے لیجاتی ہے) بیس روپیہ معہ محصول۔ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے چھ روپیہ۔ جن کی دس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ان سے رعایتاً تین روپیہ لئے جاتے ہیں۔ اسمیں یہ شرط ہے۔ کہ سالانہ پیشگی دیں۔ جو دس روپیہ آمدنی بھی نہیں رکھتے پر بضاعت علمی رکھتے ہیں اور رسالہ کی اشاعت اور خریدار رسالہ بہم پہنچانے میں کوشش کرتے ہیں اُنکو بلا قیمت دیا جاتا ہے۔ یہ شرح قیمت رسالہ ہر سال رواں کیلئے ہے سالہائے گذشتہ کی قیمت حسب ذیل ہے جلد یا سال اول لغایت پنجم کی عام سالانہ قیمت عہ جلد یا سال ششم لغایت دوازدہم سالانہ کی ہے جلد یا سال سیزدہم لغایت نوزدہم سالانہ عہ خریدار کل کو چہارم حصہ قیمت معاف۔ خاص قیمت ہر سال گذشتہ مطابق ہر سال رواں۔ ارسال زر بذریعہ منی آرڈر اور خط وکتابت حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے۔ (۲) نمونہ کا پرچہ بار سال ادنے قیمت یک پرچہ ۴ ملسکتا ہے۔ نمونہ رسالہ پسند نہ ہو تو رسالہ واپس کریں۔ اور قیمت واپس لیں (۳) خط کا جواب جوابی پوسٹ کارڈ یا ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتا ہے جو لوگ اپنا نام ومقام بخط واضح نہ لکھینگے یا ٹکٹ یا کارڈ ارسال نہ کریں گے۔ جواب نہ پائیں گے۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

معذرت وضرورت وشکایت

انتظام زمینداری میں مداخلت سے خاکسار کو سبکدوش نہیں ہوا۔ میرے لڑکے اپنے آپ وہ کام سنبھال نہیں سکتے۔ الا کوئی مہتمم امین وہوشیار میسر نہیں آتا۔ اسوجہ سے پھر رسالہ میں فترت واقع ہوئی۔ سائقین کوشش کر کے کوئی مہتمم بہم پہنچادیں۔ تو میں نگرانی زمین سے فارغ ہوجاؤں۔ اور رسالہ ماہ بماہ شائع کروں۔

(اسلامیہ پریس لاہور میں چھپا)

اگر جہتمم صاحب اہل علم ہوں اور میرے تین جوان لڑکوں کو شرح ملا تک عربی تعلیم کریں یا وہ صرف حافظ قرآن ہوں اور ایک حافظ لڑکے کو قرآن کا دور ہی کروا دیا کریں تو میں اور بھی شکر گذار ہونگا ۔ اور معاوضہ اہتمام زین المضاعف ہوگا ۔ اور اگر کوئی مہتمم پیدا ہو تو مخلص شائقین دعا ہی کیا کریں کہ خدا تعالےٰ کوئی بہتر صورت انتظام زین مہیا کر کے خاکسار کو دینی خدمات کے لیے پورا وقت عطا کرے ۔

ایک مانع اشاعت رسالہ حسب موقعہ یہ بھی ہے کہ شائقین بلکہ عاشقین رسالہ چندہ ارسال کرنے میں سست ہیں ۔ اگر الحمد خواہی صد بخوانم ۔ پر عمل کرتے ہیں اور وعدوں پر وعدے کرنے اور خطوط پر خطوط لکھوانے کے ساتھ بھی بزبان حال ؎ گزر مطلبی سخن در یں مست منا ہے ہیں ۔ اور بعض حضرات خطوط کا جواب تک نہیں دیتے ۔ اگر چندہ واجب الادا وقت پر پہونچتا ہے تو جہاں میں ہوں اور جس کام میں ہوں وہیں سے رسالہ کے مضمون بھیجتا رہوں ۔ اور رسالہ ماہ بماہ نکلتا ہے ۔ چندہ نہ پہونچنے کی وجہ سے مجھے طبع و اشاعت رسالت کے لیے خاص لاہور میں آنا اور کئی مصارف کا انتظام کرنا پڑتا ہے ۔ ہمارے ایک عزیز متمول سرکاری عہدہ دار خریدار رسالہ نے یہ بھی کہا تھا کہ اب تو مولوی صاحب مالدار زمیندار ہوگئے ہیں ۔ اب اونکو چندہ کی کیا پروا ہے ۔ باوجودیکہ اس بات کا جواب رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۹ میں بصفحہ ۹۵ پیشگی دیا گیا تھا ۔ اگر یہی خیال اور لوگوں کو بھی ارسال چندہ سے مانع ہو رہا ہے تو وہ صفحہ مذکور ملاحظہ فرما کر اس خیال کی اصلاح اور اس مرض کا دوا کریں اور ارسال چندہ میں توقف نہ کریں اگر رسالہ ماہ بماہ لینا چاہتے ہیں ورنہ جیسا کرینگے ویسا پائیں گے ۔

پریزیڈنٹ قادیان کو الٹیمیٹم (آخری اعلان جنگ)

قادیان کے مرزا کو ہم تو چھوڑ چکے تھے ۔ مگر وہ صاحب ہمکو نہیں چھوڑتے اور دریا میں بہتی ہوئی گٹھڑی سیاہ کمل کی نظیر بن رہے ہیں ۔ ہر تحریر ہر تصنیف ہر اشتہار ہر ایک قادیان کے اخبار میں ہمسے چھیڑ چھاڑ کیے جاتے ہیں ۔ ہم اسپر بھی صبر و اختیار کرتے اور کچھ عرصہ اور بھی خاموش رہتے مگر ہمارے پچھلے دو سال تک خاموش رہنے پر وہ صاحب دلیر ہو گئے ہیں ۔ اور یہاں تک غضب ڈھا چکے ہیں کہ ہماری نسبت رسالے اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ میں قصیدہ عربی کے شعر ذیل میں پیشگوئی سراسر لاف زنی و دروغ گوئی کر بیٹھے ہیں ؎ اقلب حسین یهتدی من وعظه ؟ عجیب و عند الله هین و الیسیر ۔ اور چونکہ اس شعر کا مطلب در بطن شاعر تھا کیونکہ قواعد عربیت و نحو کی رو سے شعر کا اقتضاء ہے [illegible] کا مفعول ثانی اور ہمہب کا متبادر [illegible] خود ہی اونکو کرنا پڑا اور آپنے یہ ترجمہ کیا ۔ کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائیگا ۔ یہ کون گمان کرسکتا ہے ۔ عجیب بات ہے ۔ اور خدا کے نزدیک سہل و آسان ہے ۔ اس پیشگوئی (نہیں نہیں لاف زنی و دروغ گوئی) نے مرزائی پارٹی کے گھر گھر نعرہ شادی مرگ بلند کیا ۔ اور اس سرے سے اوس سرے تک خرام مچا دیا ۔ اور یہ خیال پھیلا دیا کہ یہ خاکسار اعتقاد مرزا کا تابع ہو جاویگا اس خیال سے مرزائی مجھے بذریعہ خطوط مبارکبادیاں پہونچاتے ہیں ۔ اور کئی بالمشافہ اگر یہ خوشخبری سناتے اور کہتے ہیں کہ اب ہمکو اپنے امام کیطرف سے اپکی تعظیم کا حکم ہو گیا ہے ۔ اور خود بھی اونکے امام نے ایک رجسٹرڈ پمفلٹ خاکسار کے نام بھیجا تو اوسکے لفافے پر بدست خاص و بقلم خود یہ عنوان لکھا ۔ بخدمت حضرت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب جہاں ہوویں پہونچے ۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۹ مارچ ۱۹۰۳ء (جو آپکی سابق عادت دہ سالہ کے بالکل برخلاف وقوع میں آیا ہے اور بعض بلا دبعیدہ مدراس وغیرہ میں تو یہ بھی ان حضرات صادق الکلمات نے مشہور کر رکھا ہے کہ یہ خاکسار مرزا کا تابع و موافق ہو ہی گیا ہے ۔ ان حضرات کے اس عمل و اعتقاد پر بھی اگر خاکسار گذشتہ دو سالوں کیطرح سکوت اختیار کرتا ہے تو یہ اپنے مرزائی ہو جانیکو تسلیم کرلیا ہے ۔ اور عام مسلمانوں کو جو اس خاکسار سے اعتقاد و محبت رکھتے ہیں گمراہی کے گڑھے میں دیکھنا ہے ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ✦ اگر خاموش بنشینم گناہ است ✦ کا مرتب بڑھکر مصداق ہے اسوجہ سے خاکسار کو پھر ان سے لڑنا پڑا اور اسی غرض سے یہ الٹیمیٹم جاری کیا ہے ۔ مگر یاد رہے کہ اس جنگ میں کوتاہ ہتھیاروں سے مرزا کے ہر ایک تقریر و تحریر و لغو و تحریرات کے جواب دینے کا مقابلہ نہ ہو گا ۔ کیونکہ وہ چھ سالوں کے چھ جلدوں میں کافی و وافی ہو چکا ہے ۔ بلکہ خاصکر اوسکی دروغگوئیوں اور لاف زنیوں پر گولہ باری در تیر اندازی سے ڈیفنڈ (دفاع) عمل میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ پریزیڈنٹ قادیان اپنی خیر چاہتا ہے ۔ تو اس پیشگوئی کو ودڈرا کرے یعنی واپس لے یا منسوخ کرے (اگرچہ مسلمانوں کے نزدیک نسخ اخبار جائز نہیں مگر اوسکو مسلمانوں اور اونکے اصول و مسائل سے کیا کام ہے) یا اس پیشگوئی کی ایسی تاویل کرے جیسے پیشگوئی متعلق عبد اللہ آتھم اور شوہر ثانی منکوحہ آسمانی کی تاویل کر دی تھی نہیں تو نمبر آیندہ سے گولہ باری شروع ہو جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ

نے وحی الٰہی مان لیا ہے۔ دیکھو تفسیر چکڑالوی صفحہ ۱۸۶۔ جنکی عبارات اس رسالہ صفحہ (۱۳۳، ۳۳) منقول ہیں وہ وحی خفی نہیں تو کیا جلی ہے۔ مغالطہ نمبر ۳ صفحہ ۱۸ مسائل صرف و نحو کا سوال قرآن سے بیجا ہے۔ وجہ۔ جو شخص قرآن کے علاوہ حدیث نبوی کو بھی نہ مانے اس سے یہ سوال بیجا ہے۔ کہ وہ جس بات کا مدعی ہو وہ قرآن ہی سے نکالدے۔

مغالطہ نمبر ۴۔ صفحہ ۱۹ عہد بمعنے تعریف لغت میں آیا ہے۔ وجہ الف لام عہدی و جنسی و استغراقی لغوی نہیں اصطلاحی ہیں۔ انکی نسبت لغت کو پیش کرنا ناواقفی اور بےعلمی کا اظہار ہے۔

مغالطہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹ جنس لغت میں مثل اور ہمشکل کو کہتے ہیں۔ وجہ جنس کے جو الف لام جنسی سے مراد ہوتی ہے معنے لغوی مثل مراد بتانا اصطلاحات علوم سے جہالت کا اقرار کرنا اور پھر بحث اور جواب کے لیے تیار ہو جانا۔ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔

مغالطہ نمبر ۶ صفحہ ۱۲ بیوی اور اسکی چچازاد بہین ایسے ذی القربے نہیں جیسے دو بہنیں۔ وجہ جس آیت میں جہاں ذوے القربیٰ کا حکم ہے وہاں یہ قید کہاں ہے کہ جو دو بہنیوں کی مثل ہوں انہیں بیان کرو۔ مغالطہ نمبر ۷ صفحہ ۱۸ [illegible] الف لام الاختین کا ترجمہ کیا ہے۔ وجہ مثلیت نہ الف لام۔ الاختین کا ترجمہ ہے نہ کسی دوسری آیت کا مفاد۔

مغالطہ نمبر ۸ صفحہ ۲۲۔ الاختین کا الف لام استغراقی نہین جنسی ہے۔ وجہ کسی مدرسہ علوم اسلامیہ میں جاؤ۔ اور استغراقی و جنسی کے معنے دریافت کرو۔ ورنہ منہ بند رکھو ؂ حلوا خوردن را روے باید

مغالطہ نمبر ۹ صفحہ ۲۲ مولوی صاحب نے دخلتم بہن پر غور نہیں کیا۔ وجہ۔ ہمنے کب اور کہاں کہا ہے کہ غیر مدخولہ عورت کی نانیاں دادیاں بھی حرام ہیں۔

مغالطہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۵۔ فرزند نوح علیہ السلام کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ تیرا اہل نہیں۔ وجہ۔ یہ تو نہیں کہا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں۔ اور حکم وراثت قرآن میں بیٹے اور غیرہ اولاد کیلئے ہے نہ اہل کے لیے جو تابعدار کہلاتا ہے۔ مغالطہ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۔ میں سارے مال کا صدقہ جائز نہیں سمجھتا۔ وجہ۔ پھر اس سے نو سطر پہلے کیوں کہتے ہو کہ وارثوں کے لیے ورثہ چھوڑنے کی تاکید نہیں سچ ہے ؂

دروغگو را حافظہ نباشد۔

مغالطہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۱۔ احادیث جمع حقیقی نماز مزدلفہ و عرفات باطل ہیں۔ اور عمل و رواج عام مسلمانوں کا لائق اقتدار ہے تو تقلید خاص ایک امام کی ہی لازم ہونی چاہیئے۔ وجہ احادیث صحیحہ نبویہ کو باطل کہنا کفر ہے۔ اس کفر کی وجہ سے یہ ہمارا اجمالی بیان مضمون چکڑالوی پر اتہامی ڈگری کا مؤید ہوا۔ اور اس فعل نبوی میں تمام مسلمانوں کا اتباع تقلید بلا دلیل نہیں ہے۔

مغالطہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۲۔ گدھے سے مکذبین کو تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اسکو بڑش یعنے بری تشبیہ کہا گیا ہے۔ اسلئے گدھا حرام ہے۔ انعام سے کافروں کو تشبیہ دی گئی ہے اور بیئس یعنے برا نہیں کہا اس لیے انعام حرام نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ چکڑالوی نے یہ بات مباحثہ کے دن کہنی تھی۔ علاوہ بریں یہ بھی شرم کرکے سوچنا چاہیئے کہ انعام سے کافروں کی تشبیہ کو برا نہیں کہا۔ تو کیا اچھا کہا ہے؟ اور وہ مقام ذم ہے؟ یا مقام مدح؟ اور کافر جو غیر مکذب ہو برا ہے یا اچھا؟۔ افسوس یہ فہم ہے اور ایسا وسیع اجتہاد سراسر الحاد ہے۔

[illegible] سے دریافت کریں۔ چکڑالوی سے تو یہ امید ہی نہیں کہ وہ اسکو سمجھے۔ بحمد اللہ و بتوفیقہ چکڑالوی کے رسالہ اشاعۃ القرآن کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا کہ جسکا جواب نہ لکھا گیا ہو۔ آیندہ سمجھنا اور اس سے نفع اٹھانا

چکڑالوی کی من گھڑت نماز کا مختصر رسالہ

چکڑالوی نے ایک رسالہ چھوٹے ۳ صفحہ کا شائع کیا ہے جسمیں آنحضرت کی تعلیمی اسلامی نماز کے مقابلہ میں اسنے ایسی نماز شائع کی ہے جس میں بجائے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) وان اللہ ہو العلی الکبیر تجویز کیا ہے۔ اور بجائے رکوع و سجود آیات قرآن کا پڑھنا اور بجائے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ و بجائے التحیات ربنا لا تؤاخذنا الخ و بجائے درود معروف سبحان ربک رب العزۃ الخ اور بجائے سلام معروف سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تجویز کیا ہے*۔ اس نماز کی پہلی تکبیر تحریمہ ہی غلط ہے عربی میں وان اللہ بالفتح شروع کلام میں نہیں آتا۔ اسکے اور اجزا و ارکان کا بطلان اسکے رسالہ مطول شائع کرنے پر عمل میں آئیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

* اعوذ و آمین کو بالکل اڑا دیا ہے۔

چکڑالوی پر اقبالی ڈگری

چکڑالوی نے ایک رسالہ موسومہ باشاعۃ القرآن شایع کیا ہے - اسمین اکثر ان الزامات کو جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ - ۶ - ۷ - جلد ۱۹ مین اسپر قائم کئے گئے ہین - تسلیم کرلیا ہے - اور بعض الزامات سے گو انکار بھی کیا ہے مگر اس انکار کے ساتھ انکا اقرار بھی اُسکے کلام مین پایا جاتا ہے - جسکو وہ بحکم "دروغگورا حافظ نباشد" بھولتے یا دانستہ دہوکہ دہی کی غرض سے اُن سے انکاری ہوتا ہے - لہذا وہ فتوے جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے - اور وہ نمبر ۷ جلد ۱۹ مین شایع ہوا ہے - اسپر اقبالی ڈگری ہے -

اس مضمون مین اس فتوے کی تائید و تصدیق مین اور علماء کے فتوے جو پشاور - آرہ ضلع شاہ آباد وغیرہ اضلاع بنگال کے بہیجے ہین نقل کئے جائینگے - مگر اس نقل سے پہلے چکڑالوی کے تازہ اعترافات نقل کرنے ضروری ہین -

بس مضمون منجملہ ان الزامات کے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسپر فتوے کفر لگایا ہے - بڑا بھاری الزام یہ تھا - کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جملہ احادیث کو جو احکام قرآن مجید کی تفصیل و تشریح کرتی ہین - یا اُنمین احکام قرآنی پر زیادتی پائی جاتی ہے - منکر ہے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف قرآن کے الفاظ کا ایک چٹھی رسان ڈاک خانہ یا مذکوری تحصیل کی مثل مبلغ (پیغام رسان) جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالی کی طرف سے تشریع احکام حلال و حرام و توضیح و تشریح مطالب و معانی قرآن کا منصب عطا ہونے کا منکر ہے - سو اس الزام کا اُس نے اس رسالہ مین کھلے بندوں اقرار کرلیا ہے - اور سابق سے بڑھکر احادیث نبویہ سے جنمین احکام قرآن کی تشریح یا اسپر زیادتی پائی جاتی ہے - صاف و صریح انکار کیا ہے - سوال اول خاکسار کے جواب مین تو اُسنے تعلیم عملی مین حدیث شریف کی ضرورت و سخت احتیاج کو تسلیم کیا تہا - (اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ - جلد ۱۹ و مباحثہ مطبوعہ چکڑالوی صفحہ ۴ ملاحظہ ہو) اور اب حدیث نبوی سے بلا تفصیل و بغیر تمیز کے کلی انکار کیا ہے - چنانچہ اس رسالہ کے

صفحہ ۳۵ پر اگمتنے اصطلاحی حدیث پر بحث شروع کرکے کہا ہے۔

اہل حدیث کا اعتقاد ہے۔ کہ رسول اللہ پر دو طرح کی وحی آتی تھی۔ ایک وحی جلی یا متلو۔ دوسری وحی خفی یا غیر متلو۔ وحی جلی سے مراد قرآن ہے وحی خفی سے حدیث رسول اور یہ بھی انکا اعتقاد ہے۔ کہ قرآن مجید مین جسقدر احکام بیان ہوئے ہین وہ سب کے سب مجمل ہین وحی خفی مین انکی تفصیل کی گئی ہے اگر یہ تفصیل و تشریح نہ ہوتی۔ تو قرآن مجید کے کسی حکم پر بھی عمل کرنا ممکن نہ تھا۔ (اس اعتقاد نمبر ۲ کے بیان مین چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر افترا کیا ہے۔ اہلحدیث یا اہل فقہ یا اہل کلام یا اہل اصول مین سے کوئی بھی یہ اعتقاد نہین رکھتا۔ کہ جسقدر احکام قرآن مین بیان ہوئے ہین۔ وہ سب کے سب مجمل ہین۔ حدیث انکی تفصیل نہ کرتی تو قرآن مجید کے کسی حکم حکم پر عمل ممکن نہ تھا۔ بلکہ برخلاف اس اعتقاد کے اس فتوے مین جو نمبر ۱ مین منقول ہے بصفحہ ۲۱۲۔ سطر ۱۰۔ صاف تصریح ہوا ہے۔ کہ ایک حکم بھی منجملہ ان احکام کے جو شرعی اور اسلامی اصطلاح کے احکام ہین۔ اور صرف لغت عرب انکے سمجھنے کیواسطے کافی نہین بغیر مدد حدیث اور تفسیر نبوی کے سمجھہ اور عمل مین نہین آسکتا"۔ ناظرین ان الفاظ منجملہ ان احکام [illegible] اسلامی اصطلاح [illegible]

[illegible] چکڑالوی کے مفتری ہونے کا یقین کرین) پھر چکڑالوی نے صفحہ ۳۱ مین بیان اعتقاد اہلحدیث مین کہا ہے ۳ اور صدہا مسائل ایسے ہین جنکا قرآن مین ذکر نہین ہوا۔ وہ صرف وحی خفی کے ذریعے حدیث رسول مین بیان ہوئے ہین۔ اور بہت سے مسائل ایسے ہین۔ جو قرآن مجید اور حدیث رسول (حدیث مرفوع) مین نہین ہین۔ وہ حدیث صحابہ و تابعین (حدیث موقوف و حدیث مقطوع) سے ملتے ہین۔ (اس اعتقاد نمبر ۳ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا اور اہلحدیث پر دوسرا بہتان باندھا ہے۔ اہلحدیث حدیث موقوف اور حدیث مقطوع کو حجت شرعیہ نہین جانتے اور کسی ایک یا دو یا چار یا دس صحابی یا تابعی کے اختلافی قول یا فعل کو دلیل شرعی نہین سمجھتے۔ ہان وہ تمام اہلسنت و الجماعت کے شمولیت مین جماعت

جو رسالہ اصول احادیث صحیح جامع ترمذی کی ابتدا مین ملحق و مطبوع ہے کہا ہے الموقوف مطلقاً ما روی عن الصحابۃ من قول و فعل ولیس بحجۃ المقطوع ما جاء عن التابعین من اقوالھم و افعالھم ولیس بحجۃ ۱۲

صحابہ و تابعین و سلف صالحین کے اتفاقی و اجماعی اقوال و افعال کو اس حسن ظنی کے ساتھ کہ ان اقوال و افعال کی سند کتاب و سنت مین ہوگی۔ گو ہمکو اسپر اطلاع نہ ہوئی ہو۔ لائق تمسک سمجھتے ہین۔ اور اوسکو معیت بالسنتہ اور سبیل المومنین خیال کرتے ہین) پہر چکڑالوی نے بیان عتقادات اہلحدیث مین کہا ہے۔ اور مثل قرآن مجید شہادت و حکم دیتا ہے کہ حدیث نہایت ہی ضروری چیز اور واجب الاتباع ہے۔ اور جس طرح تواتر سے ہمکو قرآن شریف پوہنچا ہے۔ اسی طرح حدیث بھی پہنچ گئی ہے۔ (اس اعتقاد نمبر ۹ کے بیان مین بھی چکڑالوی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اہلحدیث پر تیسرا افترا کیا ہے۔ اہلحدیث۔ فقہا۔ اصولی وغیرہ اسلامی وسنی فرقون سے کوئی قائل نہین ہین کہ احادیث سب کی سب تواتر کے ساتھ پوہنچی ہین۔ بلکہ وہ سب جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین۔ احادیث مرویہ کی تین اقسام (متواتر۔ مشہور۔ خبر واحد) بیان کرتے چلے آئے ہین۔ اور خبر واحد کے تواتر سے پہنچنے کا کوئی قائل نہین۔ صیل الزام جو ص ۲۰۶ نمبر ۹ جلد ۱۹ مین چکڑالوی پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ ہے۔ کہ اگر چکڑالوی صحابہ کو دل سے ایسا ہی (منافق) جانتا ہے۔ اور حدیث کو اسوجہ سے بے اعتبار ٹھہراتا ہے کہ اسکے راوی بھی اصحاب نبوی ہین تو اُسکو چاہیے کہ قرآن کو بھی بے اعتبار ٹھہراوے۔ اور اسلام کو بھی سلام اور خیرباد کہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے راویان بھی یہی اصحاب نبوی ہین اور قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھلے لوگون تک بلا واسطہ اصحاب خود نہین پوہنچایا۔ اور اسکو کسی مطبع مین چھپوا کر یا اسکی ہزارہا قلمی نقلین لکھوا کر آفاق مین شائع نہین کیا۔ پہر صفحہ ۲۰۷ مین کہا گیا تھا۔ کہ اگر حدیث کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین جمع نہونا دوسری یا تیسری صدی مین جمع ہونا اُسکے نزدیک حدیث کی بے اعتباری کا موجب ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن کا بھی اعتبار نہ کرے۔ کیونکہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت خلیفہ اول پہر خلافت خلیفہ چہارم مین جمع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اس ہئیت و ترتیب سے جو اُسمین پائی جاتی ہے۔ ایک جگہ جمع نہین ہوا۔ اس دندان شکن الزام کو تو چکڑالوی نے اہلحدیث کی طرف سے نقل نہین کیا اور بجے سے اسکے او ششم افترا کر کے انکی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ان مفتریات ثلثہ کے افترا سے چکڑالوی کی غرض یہ ہے۔ کہ ان مفتریات کے قرآن مجید سے ثابت ہونے سے اہلحدیث پر اعتراض ہی قائم کرے۔ کہ جو امر قرآن سے

ثابت نہین اسکو انکار کی وجہ سے اسکو کافر کیون کیا گیا ہے۔ ان چھ امور کو بیان کرنے کے بعد اسنے ہر ایک امر پر بلا انکار کیا ہے۔ اور بزعم خود معتزلہ وغیرہ فرقہ ضالہ کی مانند قرآن مجید کی آیات سے اس انکار کی سند و وجہ ثبوت پیش کی ہے۔

اس مقام مین ہر ایک امر سے اسکے انکار کو اسیکے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے اور جو آیات اس انکار کی وجہ ثبوت مین اسنے پیش کیئے ہین۔ انکا جواب ختم مضمون کے بعد **خاتمہ مین** دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ **امر اول سے** انکار کی سند و ثبوت مین اسنے متعدد آیات قرآن جنمین قرآن کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ "وہ خدا کی طرف سے وحی ہے اور وہ افترا نہین ہے"۔ اور اسکی مثل کوئی شخص بنا نہین سکتا"۔ اور وہ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے"۔ نقل کرکے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حدیث خدا تعالیٰ نے نہین اُتاری اسکی وحی خدا کی طرف سے نہین ہوئی اسکے مطابق حکم کرنے والے کافر ہین ظالم ہین فاسق ہین۔ چنانچہ صفحہ **۳۸** مین اسنے کہا ہے۔ حدیثون کی مثل حدیثین بن سکتی ہین۔ چنانچہ واقع مین لاکھون بن گئین ہین لیس حدیث وحی نہین ہو سکتی۔ اور صفحہ **۴۲** مین کہا ہے دما یوحی (خدا کی طرف سے وحی شدہ) وما انزل اللہ (خدا کی اتاری ہوئی چیز) صرف قرآن مجید ہے۔ اور بس۔ اور تمام قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کسی جگہ سے یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ قرآن شریف کے ساتھ کوئی اور شئے بھی رسول اللہ پر نازل ہوئی تھی۔ اور اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مین قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے دین اسلام مین حکم کریگا۔ تو وہ مطابق آیت مذکورہ بالا کافر۔ ظالم اور فاسق ہو جائیگا۔ اور صفحہ ۴۴ مین کہا ہے۔ دوسری چیز جسکو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے اسکے رسول اللہ پر نازل ہونیکا کچھ پتہ نہین چلتا"۔

یہ صاف و صریح چکڑالوی کے اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا منکر ہے اور حدیث کو خدا کی طرف سے نازل اور وحی الٰہی نہین جانتا۔ آگے چلکر اس سے بھی بڑھکر اس نے انکار سنوگے صفحہ ۲۹۲ وغیرہ دیکھو **امر دوم کے متعلق** جو اسنے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملا دیا ہے۔ اس سے انکار کے سبب تو اسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ اور جو واقعی اہل حدیث کا اعتقاد ہے کہ احکام

قرآنی متعلقہ اصطلاح اسلامی جنکے سمجھنے کے لیئے لغت عرب کافی نہین۔ بغیر مدد حدیث بنوی کے سمجھہ اور عمل مین نہین آسکتے اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ مین انکار کیا۔ اور اس انکار کے ثبوت مین چند آیات کو جنمین قرآن مجید کو تفصیل و مفصل فرمایا گیا ہے نقل کرکے کہا ہے۔ پس جبکہ شریعت مین اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ (اس لفظ کو ناظرین انصاف سے دیکھین اور چکڑالوی دروغگو سے دریافت کرین۔ کہ من کل الوجوہ کس لفظ قرآن مجید کا ترجمہ ہے) مفصل و مشرح طور پر بیان ہوگئی ہے۔ تو اب وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت ہے۔

امر سوم سے چکڑالوی نے صفحہ ۴۹ و ۵۰ مین انکار کرکے اسکی تائید مین وہی آیات جنمین قرآن مجید کو تفصیل و تبیان فرمایا ہے۔ نقل کرکے ص۵۱ مین اس سے انکاری نتیجہ نکالا اور یہ کہا ہے۔ پس وحی خفی یا حدیث کی کون سی حاجت باقی رہ گئی۔

امر چہارم مین جو چکڑالوی نے اہلحدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملایا ہے۔ اسکے انکار سے تو کوئی الزام اُسپر لگایا نہین گیا۔ اور جو واقعی اہلحدیث کا اعتقاد ہے کہ اقوال و افعال اجماعی و اتفاقی صحابہ تابعین و سلف صالحین لائق اقتدا و تمسک ہین۔ اس سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۳ وغیرہ مین انکار کیا۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ آیت ارشاد اتباع سبیل المؤمنین مین سے صحابہ وغیرہ ہرگز مراد نہین۔ بلکہ رسل و انبیاء مراد ہین۔ المومنین مین الف لام حرفی استغراقی صفاتی ہے (دیکھو مختصر المعانی و مطول وغیرہ) لہذا المؤمنین کے معنے ہین ایسے مؤمنین جو نہایت ہی اعلے درجہ کے کامل صفات جامع کمالات ہون اور وہ صرف رسول ہی ہین"۔

امر پنجم سے چکڑالوی نے صفحہ ۵۵ مین صاف انکار کیا ہے اور اس انکار کی کوئی سند دلیل بیان نہین کی بلکہ جن آیات قرانیہ سے فتوے مین حدیث کا واجب الاتباع ہونا ثابت کیا گیا تھا انکا لغو اور بیہودہ جواب دیا ہے۔ اس جواب کا جواب بعد ختم مضمون خاتمہ مین دیا جائیگا انشاءاللہ یہان صرف اسکا انکار نقل کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ امر پنجم کیا قرآن مجید حدیث کو واجب الاتباع ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ مولوی احمداللہ صاحب امرتسری نے اپنی تحریر مین چودہ آیات

22

درج کی ہین جن سے اُنہون نے بزعم خود حدیث کو واجب الاتباع کہا ہے۔ لیکن ان آیات مین سے کسی سے بھی ہرگز ہرگز حدیث کی وجود تک کا ثبوت نہین ملتا۔

امر ششم کے متعلق جو چکڑالوی نے اہل حدیث کے اعتقاد مین از خود جھوٹ ملایا ہے۔ اس لئے اس کے سبب تو اسپر کوئی الزام قایم نہین کیا گیا۔ **اصل الزام** جو اسپر قایم کیا گیا تھا[۱]۔ اسکا جواب اسنے یہ دیا ہے کہ قرآن مجید کو اصحاب نبوی نے ہمکو نہین پہونچایا۔ اور نہ انہون نے اسکو لکھا۔ اور نہ جمع کیا۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ سے نقل ہو کر نازل ہوا تھا۔ صفحہ ۷۳ سے ۸۰ تک اسنے اس مضمون کی آیات قرآن جنمین ارشاد ہوا ہے۔ کہ اُس کتاب مین شک نہین۔ اس کتاب کی آیات باحکمت ہین۔ ہمنے ایسی کتاب بھیجی ہے۔ جو مفصل ہے۔ یہ کتاب لکھی ہوئی ہے اسکو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے یہ کتاب لوح محفوظ مین ہے۔ جسکو پاک فرشتے چھوتے ہین یہ قرآن رمضان مین اترا ہے۔ نقل کر کے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن کتاب کی صورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین لکھا گیا اور جمع ہو گیا تھا۔ جسکو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے۔ چنانچہ صفحہ ۸۰ مین کہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس پاک کتاب کا جامع اور مؤلف ہے یعنے اسکی جمع اور تالیف نہ کسی فرشتے نے کی ہے نہ کسی جن و بشر نے یہانتک کہ جبرائیل آمین اور محمد کا بھی اسمین دخل نہین۔ چہ جائیکہ کسی اور انسان کا۔"

(چکڑالوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام مین صرف محمد کہا ہے۔ اور صفحہ ۷۲ مین حضرت محمد عربی۔ اور ایک اور جگہہ صرف لفظ صاحب جیسے بعض مہذب ہندو و عیسائی وغیرہ اہل اسلام سے مکالمہ و خطاب کے وقت آپکا نام لیتے ہین۔ اور اسم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ لفظ نبی یا رسول کہا ہے۔ اور نہ درود و سلام کا لفظ ملایا۔ یہ سوادبی و بے تعظیمی چکڑالوی کی اُس اعتقاد کا نتیجہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمنزلہ ایک چٹھی رسان یا نوکری تحصیل جانتا ہے۔ بلکہ ان احادیث کی نظر سے جو اسکے خیال مین قرآن کے مضمون سے زاید ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب التعظیم نہین سمجھتا چنانچہ صفحہ ۶۲ اور صفحہ ۶۶ رسالہ مین لکھہ چکا ہے جسکی اصل عبارت صفحہ ۲۹

[۱] جو صفحہ ۲۸۷ مین منقول ہے ۱۲

۲۲

مین منقول ہوگی -) نعوذ باللہ من ہذا الجسارۃ وسوء الادب)

اور صفحہ ۷۹ مین کہا ہے کہ رسول اللہ نے قرآن کریم کو اس تالیف وضع و ترتیب ترکیب پر لکھوایا اور جمع کر دیا ہے جسطرح کہ وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا موجود ہے - اور جیسے جبرائیل کو وہان سے نقل ہو کر ملا - اور صفحہ ۸۰ مین کہا ہے یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ تمام قرآن مجید رسول اللہ کی زندگی ہی مین کامل ترتیب کے ساتھ حسب تعلیم وہدایت جبرائیل لکھا گیا تھا اور بہ یا ترتیب جمع ہو گیا تھا اور جس طرح لوح محفوظ سے نقل ہو کر ملا تھا اُسنے اسی طرح آگے پڑھا اور نقل کروا دیا - پھر چکڑالوی نے از خود یہ سوال کیا کہ قرآن مجید سارے کا سارا ایک دفعہ پیغمبر صاحب پر نازل نہین ہوا کہ آپنے اسکو ایک کتاب کیصورت مین لکھوا دیا ہو - یہ تو تھوڑا تھوڑا آپ نازل ہوا ہے - اور جس ترتیب کے ساتھ اب لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے - اس ترتیب پر نازل نہین ہوتا تھا - پھر آپکے زمانہ مین کیونکر اس ترتیب کے ساتھ جمع ہو سکتا تھا -

پھر خود ہی اس کا جواب یہ دیا ہے - کہ کیا خدا تعالے و جبرائیل و محمد تینوں ایسی کوئی تجویز نہ سوچ سکتے کہ جسقدر قرآن مجید اترتا جائے اسی قدر ترتیب وار جمع ہوتا جائے - کیا یہ ممکن نہین ہے کہ خالی ورقون کی ایک کتاب رسول اللہ نے جلد کرائی ہو - اور ہر ایک سورہ کو کچھ کچھ ورق چھوڑ کر لکھنا شروع کر دیا ہو - اور جون جون آیات نازل ہوتی گئین - انکو جس صورت مین جبرائیل نے کہا لکھ دیا ہو اور اسی طرح رفتہ رفتہ کتاب مکمل ہو گئی ہو - سرکاری محکمون ساہوکارون بلکہ چھوٹے چھوٹے دکانداروں کی ہان بھی ایسے خالی ورقون کی کتابین ہوتی ہین - جنمین کچھ کچھ فاصلے پر مختلف لوگوں کے نام لکھے ہوتے ہین - اور پھر وقتاً فوقتاً ہر ایک شخص کا حساب اسکے نام کے نیچے درج ہوتا رہتا ہے - جبتک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کتاب بالکل پُر ہو جاتی ہے پس ایسا آسان اور مفید طریق جمع کا قرآن مجید کے لیئے کیون اختیار نہ کیا ہوگا "

یہ من گھڑت تجویز قرآن کے جمع و ترتیب کی نسبت بیان کرنیکے بعد چکڑالوی بے اعتباری حدیث کی طرف متوجہ ہوا اور صفحہ ۸۱ مین کہا ہے - حدیثین دو قسم کی ہین ایک تو وہ جنکے مضامین قرآن مجید

23

سے بالکل جدا اور علیحدہ اور زیادہ ہین - چونکہ یہ امر پہلے ثابت ہوچکا ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالی کی طرف سے اُترا ہے - سوا اسکے اور کوئی چیز نہین اتری اور یہ کہ ہم صرف ما انزل اللہ کے اتباع کے لیئے مامور ہین پس اس قسم کی احادیث (جنکے مضامین قرآن مجید سے زاید ہین) بالفرض والتقدیر اگر رسول اللہ سے یقینی اور قطعی طور پر بھی ثابت ہوجائین (جو نا ممکن ہے) تو بھی وہ ہمارے لیئے واجب الاتباع نہین ہین - کیونکہ وہ **ما انزل اللہ** نہین ہین - دوسری قسم کی احادیث وہ ہین جنمین قرآن شریف ہی کے مضامین ہین - یہ حدیثین ازروے روایت صحیح ہون یا ضعیف بہرحال وہ باطل نہین کیونکہ وہ ما انزل ہی کا مضمون ہین - پس ایسی حدیثون کے راویون کے حال پر بحث کرنا بھی فضول ہے - الغرض ہمکو اس امر کے تلاش کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہین کہ آیا ہمین صحیح صحیح پہنچ گئی ہین یا نہین -

یہ **چکڑالوی** کی صاف اور صریح اعترافات ہین کہ وہ حدیث نبوی کا (جسمین قرآن مجید کے احکام پر زیادتی یا اُنکی تشریح پائی جاتی ہے) منکر ہے - صحابہ وغیرہ راویان کا اور روایت حدیث کا وہ کچھ اعتبار نہین کرتا - حدیث کے لحاظ واعتبار کی وہ فضیلت [illegible] اہل [illegible] کی نظر سے علماء وقت نے اسکو کافر کہا ہے اسکو بڑے فخر سے اور بغیر کسی تاویل کے تسلیم و قبول کرتا ہے - ان **اعترافات سے بڑھکر اسکے اعترافات صفحہ (۳۳۹)** مین منقول ہونگے - انمین اُسنے پیروی حدیث نبوی کو **طاغوت کی پیروی** قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی ہے -

دوسرا **الزام** (مستلزم کفر) اسپر یہ لگایا گیا ہے - کہ وہ جملہ کتب احادیث کو جلانے کے قابل کہتا ہے **تیسرا الزام مستلزم** کفر یہ کہ وہ مردون کے لیئے سونا اور ریشم پہننے کو حلال کہتا ہے - **سو ان الزامات** کو گو اُسنے صریح الفاظ سے تسلیم نہین کیا مگر ان الزامات کے انکار بھی نہین کیا جیسے بعض الزامات سے جنکو وہ بزعم خود ناحق سمجھتا تھا - انکار کیا ہے - اور اگر وہ ان الزامون کو درست نہ سمجھتا تو ان الزامات مین جنکو وہ ناحق سمجھتا تھا اُنکو بھی شامل کرتا ان الزامات کو ان الزامات مین شامل نکرنے اور انکے انکار سے اسکے ساکت رہنے بحکم **السکوت فی معرض البیان بیان** ثابت

ہوتا ہے کہ وہ ان الزامات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

ان الزامات مستلزم کفر کے علاوہ چند الزامات اسپر ایسے لگائے گئے تھے جنکی نظر سے علماء وقت نے اسکو گمراہ و مبتدع و معتزلہ وغیرہ کہا تھا۔ انکو بھی اسنے اس رسالہ مین بلا دھڑک مان لیا ہے۔ اور معتزلہ وغیرہ کی طرح انکی تائید مین آیات قرآن کو پیش کیا ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام انکا** نسخ ہے۔ انکی نسبت اسنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ مین یون اعتراف کیا ہے۔ کہ مین اسکے متعلق اپنی تفسیر مین صفحہ ۱۰۳ سے ۱۳۳ تک بتفصیل بحث کر چکا ہون اور یہی بحث رسالہ کی صورت مین علیحدہ چھپ گئی ہین جسکا نام **الرد النسخ المشہور فی کلام الرب الغفور** ہے) اس نام مین لفظ رد صاف مشعر ہے کہ وہ نسخ سے منکر ہے (جیسے ابو مسلم جاحظ وغیرہ معتزلہ قدیم اور زمانہ حال کے پیر نیچر علیگڈہ اس سے منکر ہین) اور تفسیر چکڑالوی کی ان صفحات مین جن کا وہ حوالہ دیتا ہے اسکا صاف صریح انکار موجود ہے۔ **ازانجملہ ایک الزام مردہ کو صدقہ** کھانا وغیرہ کا ثواب پہنچنے سے انکار کرنا ہے۔ اس الزام کو اسنے صفحہ ۴ مین رسالہ کے تسلیم کرلیا ہے۔ اور کہا ہے [illegible] وغیرہ کا کسی چیز کا ثواب نہین پہنچتا۔ پھر اس انکار پر چند آیات سے استدلال کیا ہے۔ جن سے قدیم معتزلہ نے استدلال کیا ہے۔ وازانجملہ ایک **الزام شفاعت** انبیاء سے انکار ہے۔ سو اسکو اسنے **صفحہ ۴** رسالہ مین تسلیم کرلیا اور کہا ہے۔ شفاعت کرنے سے یہ مراد لیجاتی ہے۔ کہ جب لوگ میدان حشر مین تنگ آکر انبیاء کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کے پاس جاکر ہماری سفارش کرین تو اوس وقت سب انبیاء کچھ نہ کچھ عذر کرینگے اور پھر اخیر مین محمد رسول اللہ کے پاس آئینگے اور آپ سفارش کرینگے"۔ اس شفاعت کا مین بے شک منکر ہون۔ کیونکہ اس تمام قصے کا قرآن مجید مین کہین بھی ذکر نہین۔ پھر اس انکار کی تائید مین چند آیات قرآنی کو پیش کیا ہے۔ جنکو معتزلہ وغیرہ شفاعت کی دلیل بناتے ہین۔

وازانجملہ ایک الزام نماز تراویح کو ضلالت کہتا ہے۔ اس الزام کا بھی اسنے اقرار

کر لیا ہے اور کہا ہے ۔ کہ اسکے متعلق ایک علیحدہ رسالہ لکھا جا چکا ہے ۔ جسکا نام **البیان الصریح لاثبات کراہۃ التراویح** ہے ۔ اس رسالہ کے بھی نام ہی سے اسکا مضمون سمجھہ آسکتا ہے اور اس رسالہ کے صہ۲ سطر ۴ مین نماز تراویح کو جو باجماعت مسجد مین ادا ہو بدعت اور صفحہ ۶ سطر ۱۱ و ۱۲ مین بدعت ضلالت مفضی الی النار (آگ کی طرف پہنچانے والی) اور صہ۳۹ سطر ۵ مین بدعت ضالہ مردود نرہو قہ اور صفحہ ۴۲ سطر ۹ و ۱۰ مین بدکاری ضلالت وخباثت نجاست کہا ہے ۔

وازانجملہ ایک الزام یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۸ فعل شیطانی صادر ہونیکا قائل ہے ۔ اسنے رسالہ کے صہ۴۲ و ۴۳ مین وہ آیت نقل کی ہے جسمین یہ ذکر ہے کہ نبیون اور رسولون کی بات مین شیطان نے کچھہ ملادیا تو ہمنے شیطان کی بات کو مٹا کر اپنی آیات کو محکم کر دیا ۔ اسکے بعد یہ کہا ہے کہ مطابق آیت بالا دوسرے رسول کی طرح رسول اللہ کی زبان مبارک سے بھی دین اسلام کے متعلق دو چیزین ظاہر ہوتی تہین یا توکتاب اللہ یا سہوا کوئی آپکا اپنا خیال وقیاس وآرزو جس مین القاء شیطانی موجود ہوتا تھا پس آپ کی آرزو کو اللہ تعالے منسوخ کر کے اپنی کتاب کی آیات کو ثابت کرتا ہے [illegible] خیالات و آرزو وسہوا آپ کی زبان مبارک سے ظاہر ہوتے رہے ہین ۔ خاکسار کے علم کے مطابق انکی تعداد اٹھارہ سے زیادہ نہین ہے کم ہو تو ہو اسکی تمثیل مین چار واقعہ چکڑالوی نے نقل کئے ہین ۔ اول آپکا بیوی کی خاطر سے کسی حلال چیز کی نسبت قسم کہانا دوسرا خولہ رض کو اسکے خاوند کے ظہار کے سبب حرام کہدینا ۔ تیسرا بعض لوگون کو جنگ مین نہ جانے کی اجازت دینا ۔ چوتھا ایک رئیس قریش کے وعظ مین متوجہ ہونے کی وجہ سے ایک اندھے سے منہ پھیرنا ۔

چکڑالوی کے یہ اعتراضات اسکے عبارات سے ہمنے نقل کر دی ہین ۔ تو اب اسپر وہ فتوائے تکفیر وتبدیع جو علماء وقت نے اسپر لگایا ہے ۔ اقبالی ڈگری ہے ۔ لہذا اب ہم اس فتوے کی تائید مین دوسرے علماء کے فتاوے جو من بعد موصول ہوئے ہین نقل کرتے ہین ۔

فتاوے علماء پشاور و اطراف آن

حامداً و مصلیاً یقول الراجی عفو ربه الکریم المفتی عبد الرحیم البشاوری ان قائل هذه الکلمات المذکورة فی صفحه ۴۲ من اشاعة السنة للمولوی محمد حسین البٹالوی کافر مبدع لاشک فی کفره - اذ هذه الکلمات مخالفة عن عقائد السلف والخلف رحمهم الله ۱۲

ترجمہ معافی رب کریم کا امیدوار مفتی عبد الرحیم پشاوری کہتا ہے کہ ان کلمات کا جو صفحہ ۴۲ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۹ کے منقول ہین کافر اور بدعتی ہے - اسکے کفر مین کوئی شک نہین کیونکہ یہ کلمات عقائد سلف و خلف سے مخالف ہین -

حررہ العبد الاثیم المفتی عبد الرحیم عفا عنہ ربہ الکریم فی تاریخ ۱۵ من جمادی الثانیہ

من اهان الحدیث النبوی صلی الله علیه وسلم او قال لم یطلع علی ما هو من ضروریات الدین فقد کفر لاشک فی کفره واحادیث الصحاح حق آمنا بها کما آمنا بالقرآن المجید و ما قال علمائنا فی حق الچکڑالوی فهو حق وهم علی الصواب فی هذا الامر جزاهم الله خیراً

الراقم المفتی مسعود خلف المفتی برکت الله -

ترجمہ جو شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرے اور یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ضروریات دین کی خبر نہ تھی (جو اس شخص کو سوجھی ہین) وہ بلاشک کافر ہے - اور احادیث صحاح حق ہین ہم انپر ایمان لا چکے ہین جیسا کہ قرآن مجید پر ایمان لائے ہین اور جو ہمارے علماء اہلسنت نے چکڑالوی کے حق مین کہا ہے (کہ وہ کافر ہے) وہ درست ہے - اسکو کافر کہنے مین علماء راستی پر ہین -

لا یخفی علی من له رائحة من الاسلام ان الانکار عن وجوب اتباع النبی صلی الله علیه وآله

ترجمہ جس شخص کو اسلام کی بو بھی پہنچی ہوا سپر یہ بات مخفی نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

25

واصحابہ وسلم لیس الا الانکار عن قولہ تعالیٰ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا الآیۃ وایضاً یلزم منہ کذب قولہ تعالیٰ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فمن اعتقد الاعتقادات الباطلۃ المشتملۃ علی توھین الانبیاء خصوصاً علی تخفیف سیدنا خاتم النبیین سید المرسلین المؤید بالحجج والبینات الذی یجب اتباعہ علی کافۃ الانام من الخواص والعوام کما ھو المستفاد من قولہ تعالیٰ الذین یتبعون النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل الآیۃ کلھا منقول عن عبد اللہ الچکڑالوی فی صفحہ ۱۴۲۔ لاشک فی کفرہ وکفر من سلک مسلکہ یعتقد معتقدہ ھذا ما وجب علی وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔

نمبر ۷ جلد ۱۹ رسالہ اشاعۃ السنۃ منقول ہین۔ اس شخص کے کفر مین شک نہین جو اسکی چال

پیروی واجب ہے اس پیروی سے انکار خداتعالیٰ کے اس قول کو ماننے سے انکار ہے۔ جسمین ارشاد ہے کہ رسول تمکو جو (حکم) دے وہ لے لو جس سے روکے رک جاؤ۔ اور نیز آنحضرتؐ کی پیروی واجب ہونے سے انکار اس قول خداوندی کو جھوٹا کہنا ہی جسمین ارشاد ہے کہ خداتعالیٰ نے آنحضرت کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین اس سے ناخوش ہون پس جو شخص ایسے باطل اعتقادات رکھے جنمین تمام انبیاؑ خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (جو روشن دلائل وگواہیون سے خدا کی طرف سے مؤید ہیں اور انکی پیروی [illegible] خواص و عوام پر واجب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے جسمین حق تعالیٰ نے مومنون کی تعریف کی ہے کہ وہ نبی امی کی پیروی کرتے ہین جسکو توریت و انجیل مین لکھا ہوا پاتے ہین) توہین پائی جاتی ہے جیسا کہ چکڑالوی سے بصفحہ ۱۴۲ اسکے کافر ہونے مین کوئی شک نہین۔ ایسا ہی چلے اور اسکے اعتقادات کا معتقد ہو

کریما کرم کن سید جلال
ساکن تھانہ ماڑی پشاور

الراقم:۔
خادم العلماء خاکسار مولوی محمد لو[illegible]
امام و مدرس مسجد قاسم علیخان شہر پشاور

ھذا ھو الحق ولنعم ما قال المجیب ان الچکڑالوی کافر

قاضی احمد ساکن قریہ لنڈی

ایھا الچکڑالوی لعنۃ اللہ علیک وعلی اتباعک علیک بشد الزنار والجلوس فی کناسۃ الکفار۔

محمد شاکر اللہ

اعتقادات الچکڑالوی مخالفۃ لکافۃ الانام من اھل الاسلام وسوء اعتقادہ فی حق الصحابۃ رضوان اللہ علیھم اجمعین وھجوہ الصریح فی حق خاتم النبیین ھو الکفر الصریح اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ لقولہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا والقول السابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ الایۃ

العــــبد

محمد خانپوری

لاشک ان ھذا الشخص الذی ذکرت عقائدہ

ترجمہ:۔ مجیب نے خوب کہا ہے کہ چکڑالوی کافر ہے۔

ترجمہ اے چکڑالوی تجھپر اور تیرے پیروان پر خدا کی لعنت ہے، تو نے رسول اللہ کی پیروی کا انکار کیا ہے تو تجھکو چاہیئے کہ اب تو زنار پہن لے اور کسی ٹھاکر دوارہ مین جا بیٹھ۔

چکڑالوی کے اعتقادات تمام اہل اسلام کے مخالف ہین اور اسکا اصحاب نبوی کی نسبت بد اعتقاد ہونا اور آنحضرت خاتم النبیین کی ہجو کرنا کھلا کفر ہے خداتعالیٰ ہمکو اس سے بچاوے۔ اسپر دلیل یہ قول خداوندی ہے جیسا ارشاد ہے جو شخص رسول اللہ کی مخالفت کرے اسکے بعد کہ اسکو آنحضرت کی راہ ہدایت معلوم ہو جاوے اور وہ مومنون کی راہ کے سوا اور راہ چلے اسکو ہم ادہر ہی پھیر دینگے جدہر وہ پھر گیا ہے اور اسکو جہنم مین داخل کرینگے۔ اور وہ بُری پھرنیکی جگہ ہے اور یہ قول خداوندی جسمین خداتعالیٰ نے اصحاب کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ پہلا ایمان مین اگاڑی بڑہنے والے ہین اللہ تعالیٰ انسے راضی ہے اور وہ خداتعالیٰ سے راضی ہووے۔

ترجمہ اسمین شک نہین کہ یہ شخص جسکے اقوال وعقائد اوپر

داعوا الله فی هذه الاوراق التی بلغتنا من بعض الذین ورثة الملحدین اعنی جناب المولوی محمد حسین ضال مضل متبع غیر سبیل المومنین و السلف الصالحین هداه الله الی صراط المستقیم۔

مین منقول ہین مولوی محمد حسین صاحب سے ہم کو پہنچے ہین گمراہ ہے اور ون کو گمراہ کرنے والا مومنین کے راستہ سے اور سلف صالحین کے خلاف چلنے والا خدا اسکو سیدھی راہ چلادے

کتبہ عبد الرحمن باجازت الراجی الی الحنان المنان حافظ محمد رمضان

فتوےٰ مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد بنگال (نمبری ۷۰)

ایسا شخص جسکے ہذیانات مندرجہ استفتا (منقولہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۲۱۱) ہین اسکی صریح کافر ہونے مین (اگر خلل دماغی نہین رکھتا ورنہ اسکے یہ ہذیانات بنوع شبہ ہین بلکہ عناداً ہین) کچھ بھی [illegible] مذہب اہل سنت کے اقوال و مسائل ہین و نہ مذہب اسلام کے بلکہ محض ہذیانات و کفریہ و بدعیہ مسائل ہین۔ سوالات خمسہ منجانب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کے جوابات منجانب چکڑالوی منقولہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۹ اصالتاً صاف شہادت دے رہے ہین کہ شخص مذکور ضرور خلل دماغی رکھتا ہے۔ یعنے اسکو ایک سخت قسم کا مالیخولیا ہوگیا ہے ورنہ کوئی مسلمان سلیم الدماغ سوالات مذکورہ کے ایسے جوابات کبھی نہین لکھہ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبد اللہ الغازیفوری ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

فتوےٰ سرہند پنجاب

استفتاء

علماے دین و اساطین شرع متین سے سوال ہے الخ (مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۱۹ بابت ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۹۰۲ء)

الجواب واللہ الموفق الملہم للحق والصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکفرون والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وورثائہ ونوابہ وعلینا معھم اجمعین الی یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ میری تحقیق مین یہ شخص مثل مرزا غلام احمد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر منافق لاثانی ہے۔ (فتوئے علماء پنجاب وہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان) کا اسکا قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) محض مثل چٹھی رسان ۔ یا نذکوری کے تھے اسکے کفر پر دلیل روشن اور خلاف نص صریح قولہ[1] وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہے۔ اس آیت کریمہ مین عام احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری فرض بیان فرمائی گئی ہے ۔ خواہ بذریعہ وحی جلی (قرآن) ہون خواہ بذریعہ وحی خفی (حدیث) نیز اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ آنحضرت حکم عدل [illegible] قرآنی جسکا اپنے آپ کو قائل بتاتا ہے) کافر ومرتد زندیق بنا ۔ مین کہتا ہون کہ اگر نقل کفر کفر نباشد آنحضرت محض مثل نذکوری تحصیل یا چہٹی رسان کے تہے تو اس پروانہ (قرآن) کے جہلا[2] کو کھولکر معانی سمجھانے والا کون ہے شاید (یقیناً حسب اقوال سر سید ومرزا وچکڑالوی) نیچریون کی جانب سے سر سید ومرزائیون کیجانب سے مرزا وچکڑالویون کی جانب سے چکڑالوی اسکا جواب ملیگا ۔

یہ کلمات جو آنحضرتؐ کی شان مبارک مین چکڑالوی نے اپنے منہ سے نکالے ہین اعلے درجہ کی بے ادبی گستاخی ۔ بلکہ سب وشتم کا حکم رکھتے ہین ۔ قاضی عیاض صاحب شفا فرماتے ہین اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او دینہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشیء علی طریق السب لہ او الازدراء علیہ

[1] اے تیرے رب کی (یعنی اپنے) قسم ہے یہ لوگ کبھی مسلمان نہونگے جبتک ان تو میں جنمین اختلاف کرین تجھکو اپنا حاکم نہ بنادین پہر اس فیصلہ سے جو تو کرے اپنے دلون میں تنگی نہ پادین اور دل سے نہ مان لین (محشی) ۔ [2] یعنے ان لوگون کو جو قرآن کی ایسی باتین (جو صرف زبان عربی جاننے سے نہین کھلتی) نہ جانتے ہون۔ مثلاً حقیقت نماز ومقدار زکوۃ وغیرہ چنانچہ تفسیر عزیزی سے بصفحہ ۲۱۳ نمبر ۷ جلد ۱۹ منقول ہے (محشی)

او التصغیر لشانہ او الغض منہ او العیب لہ فہو ساب لہ والحکم فیہ حکم الساب یقتل کما نبینہ ان شاء اللہ تعالیٰ (شفا صفحہ ۳۲۲) اور فرمایا قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و المتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (شفا صفحہ ۳۲۲) اور فرمایا ومن روایۃ ابی المصعب وابن ابی اویس سمعنا مالکا یقول من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او شتمہ او عابہ او تنقصہ قتل مسلماً کان او کافراً (شفا صفحہ ۳۲۲) اور فرمایا قال ابن عتاب الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضاً او مصرحاً وان قل فقتلہ واجب (الی) وکذالک اقول حکم من غمصہ او عیرہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان الخ (شفا صفحہ ۳۲۳) اسجگہ اگر کوئی یہ سوال جواب طلب پیش کرے کہ یہ احکامات اس شخص کے واسطے ہیں جو قصداً و عمداً بہ نیت توہین و تحقیر و تنقیص یہ کلمات کہے۔ اور اگرچہ ان کلمات کا کہنا اہلسنت کے نزدیک کفر ہے مگر چکڑالوی تو بہ نیت توہین و تنقیص و تحقیر ان کلمات کو زبان پر نہیں لاتا اور نہ یہ امور اسکا غایت المرام ہے بلکہ بخیال خام خویش ایک امر واقعہ کا جو جہالت و سفاہت اوسکے ذہن نشین ہے [illegible] جواب یہ ہیں قاضی القضاۃ صدر الصدور حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں ستقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والازراء بہ وغمصہ بای وجہ کان من ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال

آپ کو شبیہ دیا کسی نالائق کو چھوٹا یا گری یا عیب لگائے وہ دشنام دہندہ اور اسکا حکم وہی قتل ہے جو گالی دینے والے کا حکم ہے جسکو ہم تفصیل بیان کرینگے۔ ملہ محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء اسلام کا اسپر اجماع و اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ کو گالی دینے والا اور آپکے شان گھٹانیوالا کافر ہے اور اسپر وعید عذاب الٰہی جاری ہوگا اور امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہے جو شخص ایسے کا فر یا معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ملہ ابو مصعب ابن ابی اویس سے روایت ہو کر ہمنے امام مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ کو گالی دے یا عیب لگاوے یا آپکی شان گھٹاوے وہ کافر ہے قتل کیا جاوے۔ وہ مسلمان کہلاوے خواہ کافر ہو ملہ ابن عتاب نے کہا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت (حدیث) دونو ثابت کرتی ہیں کہ جو شخص آنحضرتؐ کو ایذا رسانی کی نیت کرے یا آپ کی شان گھٹاوے اشارۃً یا صراحتہً کم ہی کیون نہو تو اسکو قتل کرنا واجب ہے یہانتک کہا کہ ایسا ہی حکم اس شخص کا جو آپ کی عیب گیری کرے یا آپ کو بکریوں کے چرواہے ہونے یا سہو و نسیان کی نظر سے عار دلاوے ملہ یہ ظاہر پہلے گذر چکا ہے کہ جو شخص آنحضرت کو گالی دیوے یا تحقیر کرے یا اسکی کسی وجہ سے ممکن ہو یا محال عیب گیری کرنیکا مقصد رکھے وہ قتل کیا جاوے اسکی وجہ ظاہر ہے

ف نوٹ۔ یہ حکم لائق تعمیل عام لوگوں کے نہیں ہے اور نہ سلطنت انگلشیہ اسکے اجرا کا محل ہے اسلامی سلطنت اسکے اجرا کا محل ہے اور وہی اسلامی حکومت اسکی تعمیل کا حق رکھتی ہے عام مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ رسول اللہ کے گالی دینے والے کو بلا حکم حاکم وقت قتل کر دیں۔ اور پھر خود اسکے بدلے پھانسی پاویں ایسا کرنے سے وہ آیت ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کا خلاف کرینگے اور گنہگار ہونگے۔ (اڈیٹر)

بقیہ ترجمہ صفحہ ۲۹۹

نير الوجه الثاني لاحق به في البيان والجلاء وهو ان يكون القائل لما قال في جهته صلى الله عليه وسلم غير قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولكنه تكلم في جهته صلى الله عليه وسلم بكلمة الكفر من لعنه او سبه او تكذيبه او اضافة ما لا يجوز عليه او نفي ما يجب له مما هو في حقه عليه الصلوٰة والسلام نقيصة مثل ان ينسب اليه اتيان كبيرة او مداهنة في تبليغ الرسالة او في حكم بين الناس او يغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زهده او يكذب لما اشتهر من امور اخبر بها عليه الصلوٰة والسلام وتواتر الخبر بها عنه عن قصد لرد خبره او ياتي بسفه من القول او قبيح من الكلام ونوع من السب في جهته وان ظهر بدليل حاله انه لم يعمد ذمه ولم يقصد سبه اما لجهالة حملته على ما قاله - او لضجر او سكر اضطره اليه او قلة مراقبة وضبط للسانه او عجرفة و تهور في كلامه فحكم هذا الوجه حكم الوجه الاول القتل دون تلعثم اذ لا يعذر احد في الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان ولا بشيء مما ذكرناه اذا كان عقله في فطرته سليما الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان وبهذا افتى الاندلسيون على ابن حاتم في نفيه الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي قدمناه - خلاصہ اسکا یہ ہے - کہ ہر طرح تحقیر سے

ایک صورت توہین اور ہے جو اس (پہلی) صورت سے ملتی ہے وہ یہ کہ آنحضرتؐ کو حق میں برا کہنے والا نیت دشنام و تحقیر نہیں رکھتا پر وہ ایسی کلمات دشنام و لعنت و تکذیب وغیرہ جو آنحضرتؐ کے حق میں کہنے جائز نہوں جیسے آنحضرت کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کہنا یا آنحضرت کو تبلیغ رسالت میں مداہن (سستی کرنیوالا) قرار دینا یا آنحضرت کے علم و زہد کی نفی کرنا یا اس حدیث کو جو آنحضرت سے متواتر منقول ہو رد کرنا (جیسا کہ چکڑالوی کرتا اور کہتا ہے کہ حدیث مخالف قرآن متواتر بھی ہو تو میں نہ مانونگا) جہالت سے یا بے سوچے اٹکل سے بولا ہے اسکا حکم بھی یہی قتل* ہے اور اسکی جہالت عذر نہیں - اگر اسکی عقل درست تھی - اسی کے مطابق علمار اندلس نے ابن حاتم پر فتوے کفر لگایا تھا - جبکہ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد کو مٹایا تھا -

* فٹ نوٹ :- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ ۱۰۰ کا فٹ نوٹ پڑھو - عام لوگوں کو حکم نہیں ہوا حکام اسلام کو حکم ہے -

آنجناب کو یاد کرنیوالا مرتد و زندیق ہے خواہ قصداً و عمداً ہو خواہ سفاہتہً و جہالتہً کیونکہ کافر کا کفر مین عذر جہالت مقبول نہین ہے۔

(۲) اور اسکا یہ قول کہ کوئی حدیث لائق اعتبار نہین ہے سراپا لغو جیسا ارتداد ہی ہر ملحد زندیق مبتدع و متبع کے لیئے پہلا زینہ انکار حدیث ہی کیونکہ بلا اسکے وہ اپنی خود غرضی مین بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے۔

(۳) اور حدیث بھی مثل قرآن ہے اور وحی خفی ہے جیسا کہ مجیب نے ثابت کیا ہے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

ایک روایت مین ہے۔ کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تعلم السنۃ والفرائض واللحن ای اللغۃ وقال ان ناساً یجادلونکم یعنی بالقران فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ (مشکوٰۃ ۱۹۴)

(۴) اور اسکا اہلسنت یعنے اہل حدیث عاملین حدیث یعنے جہابذہ محدثین مثل بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہم کو جو مصداق ارشاد مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام۔ یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین ولا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کے ہین برا اور بے اعتبار اور اہل حدیث کہلوانیکو کفر کہنا انوکھی بات نہین۔ بلکہ اہل الحاد و زنادقہ کا طبقہ بعد طبقہ یہ شیوہ چلا آتا ہے چنانچہ مفتاح الہدایت ترجمہ عوارف شیخ الشیوخ مین ہے۔ شریعت محمدی و ملت احمدی طریقے مستقیم و جادۂ مسلوکست خاتم المرسلین و امین رب العالمین با چندے ہزار افواج امت از اولیا و صفیا و شہدا و صلحا بران جادہ رفتہ اندو از ازخار و خاشاک و شکوک و شبہات رُفتہ اعلام و منازل آن معین و مبین کردہ از ہر قدمے نشانے باز دادہ و در ہر منزلے نُزلے نہادہ و دفع قطاع

حضرت عمر بن خطاب نے تحریری حکم دیا تھا کہ لوگ حدیث اور فرائض اور علم لغت سیکھین اور فرمایا کہ لوگ قرآن شریف کو اپنے خیالی معنے نکالکر تمسے جھگڑا کرینگے۔ تم انکو احادیث کو فیصلے پیش کرکے پکڑو اور یہ کہو کہ جو معانی قرآن رسول اللہ نے کئے ہین۔ وہی معنی قرآن کے صحیح ہونگے۔ ۱؎ ہ اس علم کو عادل پیروان سلف اخذ کرینگے جو زیادتی کرنیوالون کی تحریف اور جاہلون کی تاویل کو مٹائینگے۔ میری امت سے ایک جماعت (اہلحدیث) قیامت تک غالب رہے گی۔

الطریق را بدرقہ ہمت ہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدع دعوے کند کہ طریق مستقیم نہ انیست وخلق را بطریقے دیگر دعوت کند نزدیک عقلا باید کہ قول او مسموع و مقبول نباشد و نصرت دین حق را دفع او از جملہ فرائض و لوازم بود و اہل بدعت و ضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباس اہل اسلام بتلبیس ظاہر گرداند و کفر و عداوت اسلام در باطن پوشیدہ دارند۔ و با اہل اسلام بظاہر در آمیزند و خود را در ہیات علمار محقق و حکمار مدقق بخلق نمایند و مردم را تلقین بحجج و براہین قدم عالم و انکار حشر و نشر کنند و علمار و مشائخ اسلام را دشمن دارند و پیوستہ بتقبیح صورت حال ایشان کند چہ بنور علم ایشان عورات و سوآت این طائفہ مکشوف گردد و علمار ربانی نجوم آسمان شریعت اند ہموارہ آنرا از تصرف شیاطین الانس محفوظ دارند انفاس نوازی ایشان بمثابت شہب ثواقب پیوستہ مسترقان و مختطفان اسرار شریعت را اعنی مردہ شیاطین انسی رجم و قذف میکنند جمع ایشان را از جانب پراگندہ و بیقرار سیدارند و شر کیدہ ایشان از خلق دفع مینمایند و ازین طائفہ ہر کجا [illegible] تنفر کنند و در نفوس مستعد تصرفات شیطانی و تخریب قواعد ایمانی بافساد عقائد و خلع ربقہ اسلام از رقبہا نام اعاذ ہا بنند و دلہا سادہ پاک را از طہارت فطرت بگردانند و خود را در پس سپر اسلام بپوشانند۔ و نیز اغواء اضلال بر ہدم دین و ملت راست کنند و پنہان از نظر مردم را بضلالت و ہلاک خوانند انہ یریکم ہو و قبیلہ من حیث لا ترونہم این جماعت اندا عدار دین و اخوان شیاطین جہال آئین۔ و ضال مضلین و در حدیث صحیح ہست کہ ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ہیچ عبادت در حضرت رب العالمین چندان وقعتے

اللہ تعالی علم لوگونکے سینون سے نکالکر علم کو نہ اٹھائیگا بلکہ علما کی جان نکالکر علم کو قبض کریگا۔ پر جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا۔ لوگ جاہلون کو سردار بنالینگے۔ لنسے لوگ مسئلہ پوچھینگے۔ تو وہ بدون علم فتوے دینگے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگون کو گمراہ کرینگے۔

ندارد که رفع اینجماعت و رفع اساس بدعت و زندقهٔ ایشان و نصرت دین نبوی و ملت مصطفوی ۔ و اہل
انقیاد دو طائفه اند اہل قدرت و اہل علم اہل قدرت بطریق قتل* و صلیب و انکال و عقوبت یا نفی و
ابعاد و اہل علم بکشف عوار و اظہار زندقه و الحاد ایشان و ہر که بر یکے ازین دو طریق قدرت دارد
بدان مامور بود و بایستان آن را جو روبتر که ماخوذ امیر المؤمنین علیه الصلوٰة والسلام گفته ست یخرج
فی اخر الزمان قوم یتکلمون بکلام لا یعرفه اهل الاسلام ویدعون الناس الی کلامهم
فمن لقیهم فلیقاتل فان قتلهم اجر عظیم عند الله عز و جل انتہی صفحه ۳۲ - ۳۳ -
۳۴ - اگرچه ہر ملحد زندیق اس عبارت مبارک کا مصداق ہے ۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام نبی
عرف عبد اللہ چکڑالوی کا تو یہ نہایت صاف اور بے عیب فوٹو ہے اور اس حق مین جن نمبرون
پر ان دونون نے سارٹیفکیٹ (سند) حاصل کیا ہے اوسکی نظیر ملنی محال ۔ ناممکن ہے ۔ چنانچہ
ان کے اقوال اس امر مین شاہد ہین ۔ پس با این ہمہ انکے کفر و ارتداد مین کیا شک و شبہ رہگیا سا انواع
بارکا سہ مین ہے ۔ دینی علم یا عالمان کرے اہانت کو ہ یا کرے اہانت شرعدی اوہ بھی کافر ہو
اور اہلحدیث یا صحابہ [illegible] شیخ عبد القادر جیلانی
فرماتے ہین ۔ و اعلم ان لاهل البدع علامات یعرفون بها فعلامة اهل البدعة الوقیعة
فی اهل الاثر و علامة الزنادقة تسمیتهم اهل الاثر بحبرة الحشویة و یریدون ابطال الاثار
و علامة القدریة تسمیتهم اهل الاثر مجبرة و علامة الجهمیة تسمیتهم اهل السنة
مشبهة و علامة الرافضة تسمیتهم اهل الاثر ناصبة و کل ذلک عصبیة و غیاظ

؎ آخری زمانہ مین لوگ ایسی باتین کہین گے جنکو اہل اسلام نہ پہچانینگے (جیسا کہ اسوقت چکڑالوی کہہ رہا ہے) وہ لوگون
کو اپنی باتون کیطرف بلائین گے جو شخص انکو ملے وہ انکو قتل* کرے ۔ انکے قتل مین بڑا ثواب ہے ۔ ۱۰ ؎ اہل بدعت
کی چند علامات ہین جنسے وہ پہچانے جاتے ہین ۔ بدعتیون کی علامت یہ ہو کہ وہ اہلحدیث کو برا کہتے ہین ۔ زندیقون
(بیچے مرتدون) کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہین ۔ جس سے انکا مقصود یہ ہے کہ حدیث و آثار حبط
ہو جاوین اور قدریہ کی علامت یہ ہو کہ وہ اہل سنت کو جبریہ کہتے ہین ۔ اور جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلسنت کو مشبہ
کہتے ہین ۔ رافضیون کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو خارجی کہتے ہین یہ سب انکا تعصب اور غصہ بحق اہلسنت ہے ،

* فٹ نوٹ :- اس حکم قتل کے متعلق صفحہ ۳۰ کا فٹ نوٹ پڑھو ۔ یہ عام لوگون کو حکم نہین ہوا حکام اسلام
کو حکم ہے ۔

لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما لقبوهم اهل البدع كما لم يلتصق بالنبي صلى الله عليه وسلم تسمية كفار مكة ساحرا و شاعرا ومجنونا ومفتونا وكاهنا انتهى (غنیہ[۱۹۰]) ترجمہ اہل الاثر لے اہل الحدیث ترجمہ مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی مرحوم

(۵) اور ان مسائل مین کہ جنکو کفریات کہتا ہے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بتانا مخالف اجماع امت محمدیہ وحدیث لا تجتمع امتی علی الضلالہ ہو کر کھلم کھلا کافر ہو گیا - اور اسکا مسائل مندرجہ استفتا کو بزعم خود قرآن سے نکالنا داخل وعید شدید من فسر القرآن برایہ الحدیث ہے - اور عرش کو قدیم کہنا - اور آنحضرت صلعم کی عصمت سے انکاری ہونا اور آنحضرت کی جناب مین فہم قرآن اور احکام معراج مین غلطی کہانیکا اقرار کرنا ایسا کفر ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی نہین ہو سکتا صاحب شفا فرماتے ہین - واعلم ان الامة مجمعة على عصمة النبي صلى الله عليه وسلم من الشيطان وكفايته منه لا في جسمه بانواع الاذى ولا على خاطره بالوسواس وقد اخبرنا القاضي الحافظ ابو علي رحمه الله تعالى قال انا ابو الفضل بن خيرون العدل حدثنا ابو بكر البرقاني وغيره ثنا ابو الحسن الدارقطني ثنا اسمعيل الصفار ثنا عباس الترقفي نا محمد بن يوسف نا سفيان عن منصور عن سالم ابن ابي جعد عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما منكم من احد الا وكل الله به قرينه من الجن

اور اہلحدیث کا صرف یہی ایک نام اہلحدیث ہے - اور جو لقب انکو اہل بدعت دیتے ہین وہ انکا لقب نہین ہو جاتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ نے ساحر شاعر مجنون کہا تو وہ آنحضرت کا لقب نہین ہوا

امت محمدیہ کا اجماع واتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان سے محفوظ ومعصوم ہین نہ اُسنے آپکے جسم پر اثر کیا نہ دل مین وسواس ڈالا - ہمکو باسناد ابن مسعود سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جسکے ساتھ ایک ہمنشین فرشتہ اور ایک ہمنشین شیطان نہ لگایا گیا ہو -

باقی ترجمہ بصفحہ ۳۰۶

وقرینہ من الملٰئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ تعالیٰ اعاننی علیہ فاسلم ہزادی غیرہ عن منصور فلا یامرنی الا بخیر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا بمعناہ وروی فاسلم بضم المیم ای فاسلم انا منہ الخ ص۲۵ اور فرمایا واجمعت الامۃ فیما کان طریقہ البلاغ انہ معصوم فیہ من الاخبار عن شیءٍ منہا بخلاف ما ھو بہ لا قصدًا ولا عمدًا ولا سہوًا ولا غلطًا ص۲۶ اور فرمایا ھذا القول فیما طریقہ البلاغ واما ما لیس سبیلہ سبیل البلاغ من الاخبار التی لا مستند لہا الی الاحکام ولا اخبار المعاد ولا تضاف الی وحی بل فی امور الدنیا واحوال نفسہ فالذی یجب اعتقادہ تنزیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ان یقع خبرہ فی شیءٍ من ذالک بخلاف مخبرہ لا عمدًا ولا سہوًا ولا غلطًا وانہ معصوم من ذلک فی حال رضاہ وفی حال سخطہ وجدہٖ ومزحہ وصحتہ ومرضہ ودلیل ذالک اتفاق السلف واجماعہم علیہ ذالک انا نعلم من دین الصحابۃ وعادتہم مبادرتہم الی تصدیق جمیع احوالہ والثقۃ بجمیع اخبارہٖ فی ای باب کانت وعن ای شیءٍ وقعت وانہ لم یکن لہم توقف ولا تردد [illegible] سہو ام لا (شفا)

لوگوں نے عرض کیا کہ آپکا کیا حال ہے۔ آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی تھا مگر خدا کی مدد سے وہ میرے تابع ہوگیا ہے۔ وہ مجھے اچھی بات ہی کہتا ہے۔ امّت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امور میں جنکی تبلیغ کا آپ کو حکم تھا معصوم ہیں نہ قصدًا آپ سے اسمیں قصور ہوا نہ سہوًا۔ یہ قول ان احکام کے متعلق ہے جو تبلیغی طور پر آپنے فرمائے تھے اور جو امور تبلیغی نہیں دنیاوی ہیں۔ انمیں بھی آپکے معصوم ہونے کا اعتقاد واجب ہے اسپر دلیل ہے کہ ہمکو اصحاب نبوی کی عادت معلوم ہے کہ وہ ہر ایک امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے نہ تو کسی امر میں تردد توقف کرتے اور نہ یہ تحقیق دریافت کرتے کہ آپ کو اس کام میں سہو یا غلطی ہوئی ہے یا نہیں۔

بالجملہ عبارت مرقومہ صدر سے ثابت ہوا۔ کہ قائل ان اقوال کا بلاشک کافر مرتد۔ زندیق منافق ہے تا وقتیکہ باعلان عام اپنا ان اقوال سے رجوع اور توبہ ظاہر نکرے کل اہل اسلام کو عموماً اور گروہ باشکوہ اہلحدیث کو خصوصاً اسکی اتباع کی صحبت سے پرہیز لازمی امر ہے ۔ نخست موعظت پیر دانش این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید۔ اور حسب الحکم کتاب و سنت اجماع امت اس سے برتاؤ اسلامی کرنا قطعاً حرام ہے۔ جیسے سلام مسنون کرنا اور دعوت مسنونہ مین بلانا۔ اور اسکی نماز مین اقتدار کرنی اور اگر اپنی اقوال و عقاید پر مرجاوے تو اسکے جنازہ کی نماز پڑہنی وغیرہ ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط الراقم راجی رحمت اللہ العفو الفقیر ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی السرہندی متمقام سرہند مورخہ ۶ جمادی الآخر سنہ ۱۳۲۲ھ

فتوے علماء دہلی و کلکتہ وغیرہ

فتوے مطبوعہ نمبر ۷ جلد ۱۹ کی [illegible] حضرت شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی خدمت بابرکت مین بھیجے گئے تہے دیا تو سے جواب تب آیا جبکہ رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۹ اشاعۃ ہوچکا تہا۔ آپکے اور آپکے دونون صاحبزادگان نافلہ کی طرف سے اس فتوے کی پوری تصدیق باین الفاظ ہوئی تہی۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سید محمد نذیر حسین	سید محمد عبد السلام	سید محمد ابو الحسن

ھذا جواب صحیح صفدر علی خفف اللہ اثقالہ سید عبد الوہاب

انہی دنون کلکتہ سے مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری کا فتوے انکے بھائی مولوی ضیاء الرحمن صاحب مالک و مدیر رسالہ ضیاء السنۃ نے ارسال کیا تہا اس فتوے مین سوالات متعلقہ چکڑالوی مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ و ۷ کا انپر پانچ سوال اور بڑہا کر جداگانہ جواب لکھا ہے۔ اور بعض ان امور کی وجہ سے چکڑالوی کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے بعض کیوجہ سے دائرہ اہلسنت سے

خارج کیا ہے - از انجا کہ وہ جواب طویل ہے - اور اب اس رسالہ مین پورے جواب نقل کرنیکی گنجایش نہین رہی - لہذا اس جواب کا مفتح و خاتمہ انہی کے الفاظ سے نقل کر کے انکی تصدیق و تحریرات علمار کو نقل کیا جاتا ہے -

مفتح جواب

الجواب

امور مذکورہ سوال مین اکثر باتین اس قسم کی ہین کہ انکا قائل و مُقر اسلام سے خارج اور آیات احکام الہی کا منکر اور زندیق (چھپا مرتد) و ملحد ہے -

خاتمہ جواب

خلاصہ جواب یہ کہ امور مذکورہ سوال کا جو شخص قائل ہو وہ مرزا قادیانی خیالی مسیح کا برادر خورد اور نائب دجال ہے وہ دین کی تخریب اور گمراہی کو رواج دینا چاہتا ہے اور نصوص شرعیہ صریحہ کا منکر ہے ایسے شخص سے مسلمانوں کو ہرگز ارتباط و اختلاط نکرنا چاہیئے قال اللہ تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الخ ومن یتولھم منکم فانہ منھم شخص مذکور برملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین وتحقیر کرتا ہے اور آپکو غلط فہم بتاتا ہے لہذا اسکو اسلام سے کوئی واسطہ نہین واللہ اعلم کتبہ محمد عبد الجبار عمر پوری -

ما حررہ ونضدہ فی القرطاس نھو حری بان یوضع علی العین والراس وانا العبد الضعیف الراجی الی اللہ ابو محمد المدعو بعبید اللہ غفر اللہ لہٗ [مہر ابو محمد عبید اللہ]

ھذا الجواب موافق للسنۃ والکتاب لا یعرض عنہ الا من کان معرضاً عن السنۃ والکتاب ومن کان معرضاً عن السنۃ والکتاب فلہ اشد العذاب فی یوم الحساب وانا خادم السنۃ والکتاب المکنی بابی تراب

رحیم بخش محمد اسحٰق مستری عفی عنہ المجیب مصیب ابو الیمان محمد سلیمان

جواب صحیح ہے ذلک الفقیر محمد ابراہیم

جواب صحیح ہے ابو سعید محمد اسحٰق (بجز کوئی اور لفظ نہین جانتا)

میرے نزدیک ایسا شخص ضرور مبتدع اور گمراہ ہے واللہ اعلم کتبہ محمد علی ابو المکارم غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جو صاحب اصل اس فتوے اور فتوے علماء دہلی کو دیکھنا چاہے وہ لاہور میں منشی محمد اسحق صاحب پنشنر پوسٹ آفس کلرک کے پاس جا کر یا اسے منگوا کر ملاحظہ کریں۔

لاہور کے ایک مشہور اہل تشیع عالم کا فتویٰ

یہ فتوے صرف اہل تشیع کے اعلام و افہام کے لئے انہی کی فرمائش سے مع انکے خط کے درج کیا جاتا ہے

جناب مولوی صاحب سلمہ الواہب عن المصائب مع الاقاریب!

بادامیکہ باب السلام در روضہ اسلام مفتوح و آیت شریفہ سلام قولا من رب رحیم مرح ہمواره از کافہ مکاره و آفات محفوظ باشید اشاعۃ السنہ را زیارت کردم بابت کفر و ضلالت چکڑالوی عجالتہ کلماتے نوشتم تا مردم دانستہ باشند کہ در طریقہ حضرات تشیع نیز چنین معتقد عقائد فاسدہ کافر میباشد طبع فرمایند تا بر حضرات امامیہ نیز حجت خدا اتمام شدہ باشد۔

من الاحقر سید علی حایری لاہوری

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمده و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد عقائد فاسده کاسده غلام نبی چکڑالوی را دیدم اگرچہ در رسالہ شریفہ حجت شاهده* کہ بجواب خلافت راشده نوشتہ ام بالجملہ متعلق وے تعریضے کرده ام لیکن بجواب استفتا معروض ست کہ چنین شخص را نہ تنہا در حضرات اہلسنت یا حضرات اہلحدیث کافر گفتہ میشود بلکہ جمیع فرق ہفتاد و سہ گانہ اسلام چنین شخصے را کافر میدانند زیراکہ عقائد باطلہ عاطلہ وے با جمیع فرق اسلامیہ مخالف میباشد البتہ اسلام و اسلامیان را عار و ننگ ست کہ چنین ضال و مضل را در ظل خود بگیرند امیست کہ حضرات اہل تشیع را نیز با دیگر فرق اسلامیہ در کفر و ضلالت و جہالت چکڑالوی مذکور اتفاق ست وے مخرب دین متین و مضل خلق رب العالمین و از اخوان الشیاطین ست عام اہل اسلام را لازم ست کہ از ضلالت و مزخرفات اخوان الشیاطین یعنے غلام نبی چکڑالوی و غلام احمد

* یہ رسالہ مؤلف نے میرے پاس بھیجا۔ مگر میری نظر سے ہنوز نہیں گذرا۔ بوقت فرصت ملاحظہ کیا جائیگا۔ اسمیں کوئی بات خلاف عقائد اہل سنت [illegible]

کا وقی گریزان باشند انشاء اللہ تعالے اللھم احفظنا وجمیع المسلمین من النفس الامارۃ والضلالۃ بعد الھدی بحق محمد بدر الدجی الشموس الدین والدنیا من لا ھو مبارک حولہ

حررہ خادم الشریعۃ المطہرہ سید علی حایری لاہوری

ان فتاوے کی نقل اور اشاعت سے غرض و مقصود ناظرین پر مخفی نہوگا کہ چکڑالوی کا رسول وحدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انکار اب طشت ازبام کا مصداق ہوگیا ہے اور اسپر فتوے کفر اقبالی ڈگری ہے لہذا اب خواص مسلمان کو چاہیئے کہ آیندہ اس سے کسی فرعی یا اعتقادی اسلامی مسئلہ مین بحث نکرین اور اسکو مسلمان سمجھکر مخاطب بناوین - اور اگر کسی موقع مجبوری پر اس سے گفتگو کا اتفاق ہو تو اس طور پر گفتگو کرین جیسے ایک مخالف اسلام ہندو یا عیسائی یا دہریہ سے گفتگو کی جاتی ہے اور عوام کو چاہیئے کہ اسکو صبیغ[1] سمجھکر اسکی صحبت سے بچین اور اسکے دام مین نہ آوین -

اقبالی الزامون کے ثبوت سے چکڑالوی پر اقبالی ڈگری ہو چکی تو اسکے ذیل مین اسکے ان الزامات کا جن سے اسنے انکار کیا ہے [illegible] ثبوت بہم پہنچا کر اس ثبوت کی نظر سے بھی اسکو اس ڈگری کا مستحق ہونا اور اس انکار مین اسکا جھوٹا ہونا ثابت کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق پس واضح ہو کہ جن الزامات سے چکڑالوی نے انکار کیا ہے - اور انکی نسبت صد۲ رسالہ اپنے کہا ہے کہ وہ مجھ پر محض افترا کیا - وہ چار ہین جو صد۳ مین رسالہ کی لستے نقل کیے ہین -

اول اسکا یہ دعوے ہے کہ مطالب معانی قرآن جو اسکی سمجھ مین آئے ہین وہ نہ صحابہ کو سوجھے نہ تابعین مفسرین - محدثین - اور تمام سلف صالحین کو -

۲ - اسنے رسالہ کراہۃ التراویح مین صحابہ وغیرہ کو بدعتی و گمراہ و منافق قرار دیا ہے -

۳ : - اسکا مشن (مدعا) یہ ہے کہ لوگون کو اپنا پیرو بناوے -

۴ : - وہ صاف کہتا ہے کہ حدیث کے مطابق فتوے دینے والے سلف تا خلف فقہا - مجتہدین محدثین اور مفسرین سب کافر ہین - ہر چند ان الزامات سے چکڑالوی کا انکار فتوے علما

[1] صبیغ ایک بتدع کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کے وقت مین تھا اور وہ چکڑالوی کی طرح قرآن کی آیات مین کج بحثی کیا کرتا حضرت عمرؓ نے اسکو تین دفعہ مارا اور توبہ کرائی اور ابو موسی اشعری کی طرف یہ حکم لکھا کہ کوئی مسلمان اسکے پاس نہ بیٹھے - یہ قصہ مسند

وقت کو ضرور نہیں پہنچاتا اور اسکے اثر کو نہیں گھٹاتا - اس فتوے تکفیر کی صحت و تاثیر کے لئے چکڑالوی کا حدیث نبوی سے انکار کرنا اور اس انکار کا بڑے فخر سے تحریرات سابق ورسالہ حال مین اظہار کرنا اسکے کافر ہونے کے لئے کافی ووافی سبب ہے خواہ ان الزامات اربعہ کا وہ اقرار کرے یا منکر ہو جائے - تاہم اسکی دروغگوئی ظاہر کرنی اور اس فتوے کی تاثیر و قوت کو زیادہ کرنے اور اقبالی ڈگری کے ذیل مین انکاری جرم کا شہادت سے ثبوت بہم پہنچا کر اسکو اس ڈگری کا مستحق ثابت کرنے کی غرض سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ ان الزامات اربعہ سے اسکا بھی انکار کرنا دروغ محض ہے - اور ان امور اربعہ کا اقرار اسکی کلام سابق ورسالہ حال مین صاف موجود ہے یا ایسا ثابت و مفہوم ہے جیسے دو اور دو کا چار ہونا -

الزام اول کا ثبوت ایک سوال کے جواب سے بآسانی ملتا ہے

ہم چکڑالوی سے پوچھتے ہین جو خیالات و مقالات جدیدہ تمنے تفسیر وغیرہ تحریرات سابقہ و حال مین ظاہر کیئے ہین (مثلاً حدیث نبوی سے جو احکام قرآن کی تشریح کرے یا انپر زیادتی کرتی ہو سے انکار یا بعض احکام [illegible] احادیث و [illegible] سے انکار یا شفاعت انبیاء کے انکار یا اموات کو وصول ثواب صدقہ سے انکار یا اس امر کا اظہار کہ معراج مین پانچ ہی نمازین فرض ہوئی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلطی سے انکو پچاس سمجھا اور بار بار خدا تعالے سے تخفیف کا سوال کیا - ان خیالات و مقالات کا کوئی صحابی یا کوئی تابعی اور اہل سنت والجماعت سے کوئی امام کوئی مجتہد اور سلف صالحین کے کوئی مفسر کوئی محدث قائل ہے یا نہین - اگر کوئی قائل ہے تو کم سے کم ایک شخص کا نام بتلاوین اور الزام اول سے بری ہو جائین - اگر کسی کو قائل نہ بتاوین اور کسی ایک کا نام بھی نہ لے سکین تو پہر ان خیالات و مقالات کے ادعا و بیان و اشاعت سے بجز اسکے تمہارا اور کیا دعوے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ہم (خود بدولت) سمجھتے ہین وہ صحابہ و تابعین سلف صالحین آئمہ مجتہدین و محدثین و مفسرین سے کوئی بھی نہین سمجھا - بلکہ دلی سچ بولو اور صاف طور پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار

کردو تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ جو مطلب قرآن ہمنے سمجھا ہے وہ خدا تعالی بھی نہین سمجھا۔

ثبوت الزام دوم بھی ایک سوال کے جواب سے باسانی ہوسکتا ہے

میان چکڑالوی ۔ تمنے البیان الصریح لاثبات کراہتہ التراویح کے صہ۲ سطر ۴ صہ۶ سطر ۱۱ و ۱۲ صہ۳۹ ۔ سطر ۴ و صہ۴۲ سطر ۹ ۔ ۱۰ مین جماعت نماز تراویح کو بدعت ضلالت وخباثت ونجاست کہا ہے ۔ اور صہ۴۸ سطر ۸ و ۹ مین نماز تراویح جماعت سے پڑہنے والے جماعت صحابہ کو جنکے امام ابی بن کعب تھے (چنانچہ صہ۱۸ سطر ۱ و ۹ مین تمہارا یہ اقرار موجود ہے) سرکش اور سرکشون کی نو مسلم جماعت کہا ہے ۔ اور صہ۵۲ سطر ۱۰ و ۱۲ مین حضرت عمر کے وقت کے لوگون کو منافق بھی کہا ہے ۔ ان مقامات مین ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کے وقت مین باجماعت نماز تراویح پڑہنے والے صحابہ کو بدعتی اور منافق نہین کہا گیا ۔ تو اس بدعت وخباثت ونجاست کے مرتکب اسوقت اور کون لوگ تھے ۔ اور حضرت ابی بن کعب انمین داخل تھے یا نہین ۔ اس سرکش جماعت نماز تراویح پڑہنے پڑہانیوالے صحابہ کے سوا اور لوگ تھے تو اُنکے نام بتاوین ورنہ الزام دوم سے بری ہوجائین ۔ اور اگر کسیکا نام نہ بتاوین اور ابی بن کعب پر اپنی اس جوٹ چلانے کو تسلیم کرین تو پہر کچہہ شرم کو کام مین لاکر انصاف [illegible] کہ اس الزام مین آپنے کو [illegible] بلادیا ہے۔

الزام سوم کا ثبوت بہی ایک سوال کے جواب سے صاف ملتا ہی

میان چکڑالوی ۔ اپنے خیالات ومقالات جدیدہ کی اشاعت واشتہار سے اگر تمہارا یہ مدعا نہین کہ لوگون کو اپنا پیرو بناوین تو پہر کیا اس سے تمہارا یہ مدعا ہے کہ کوئی تمہاری پیروی نکرے ۔ اور ان مقالات وخیالات کو باطل مردود سمجھکر لوگ اس سے کنارہ کش رہین ۔ آپکے ایک دام افتادہ مالدار مگر مخص اُمّی بے علم نے اسی غرض سے دس ہزار روپیہ کی جائداد کو وقف کیا ہے اور جب سے آپ مسجد چینیانوالی سے کمال اعزاز کے ساتھ (جسکے مستحق تھے) نکالے گئے ہین ۔ اور کہین آپ کو پاؤن رکھنے اور بات کرنے کی جگہ نہین رہی ۔ تب سے آپکے خیالات کی اشاعت کے واسطے اُسی شخص نے ایک نیا مکان خرید لیا ہے ۔ کیا وہ بھی اسی غرض سے ہے کہ آپ کی